بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

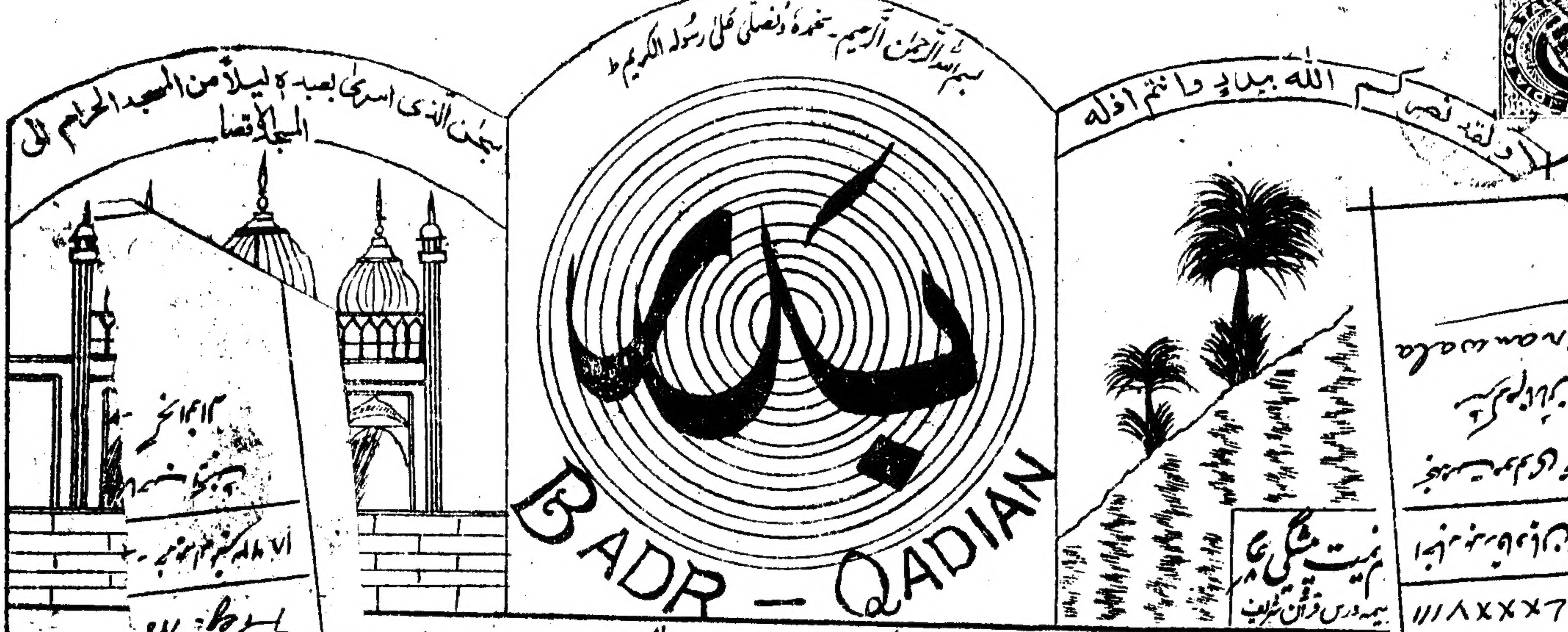

ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر

ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۱۰) مورخہ ۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ ۔ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ مگھر سمتہ ۶۷ (بروز جمعرات) (نمبر ۶) پیشگی چار روپے

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈون کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس مین مفصلہ ذیل عبارت ۔ مرتبہ قاضی اکمل صاحب چھپوائی ہے ۔ احباب ایسے کارڈ ۵ ؍ سینکڑہ کے حساب سے منگوالین اور خط و کتابت مین یہی کارڈ استعمال کرین ۔ ہم خرما وہم ثواب جلد منگوالین ۔ کیونکہ تھوڑے کارڈ ہی چھاپے گئے ہین ۔

ابن مریم مرگیا۔ آیت فلما توفیتنی ۔ اس مین مسیح کا اقرار ہے کہ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہین و دم یہ کہ مجھے کچھ خبر نہین ۔ دوبارہ آتے تو یہ نہ کہتے (۲) آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج عیسیٰؑ کو مُردون مین دیکھا (۳) حضرت ابوبکرؓ نے قد خلت من قبلہ الرسل پر خطبہ پڑھا ۔ سب صحابہؓ نے مان لیا کہ تمام نبی مرچکے (۴) فیہا تحیون وفیہا تموتون سے ثابت ہے کہ بشر آسمان پر نہین جاتا ۔

نزول بروزی ۔ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے ظاہر ہے ۔ کہ جس طرح سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ عیسیٰ نبی تھا اسی طرح خاتم النبیین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہو اور وہی نہ ہو ۔ کیونکہ مشبہ بہ ایک نہین ہوتے (ب) عیسیٰ ناصری ۔ عیسیٰ محمدی کے حلیون مین بموجب حدیث اختلاف ۔ (ج) ایلیاہ کے آسمان سے آنے کا وعدہ یوحنا کی پیدائش سے پورا ہو (د) کسی صحیح حدیث مین آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہین ۔

نشانات ظہور مہدی ۔ (۱) دُختر کشی موقوف (۲) آدمیون مین میل ۔ (۳) اونٹنیان بوجہ ریل بیکار (۴) ماہ رمضان کی تیرہوین اور اٹھائیسوین کو چاند و سورج گرہن (۵) طاعون کا دور ۔ اخرجنا لھم دابۃ من الارض اور ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً ۔

نشان صداقت ۔ ۲۳ برس تک مؤکد بقسم وحی الٰہی کے نزول کی دعوے اور کامیاب فوت ہونا (۲) جو غیب کی خبر دی پوری نکلی ۔ (۱) تنہائی مین کہا کہ دُور دُور سے لوگ آئینگے ایک جماعت اسلام تابع ہوگی ۔ باوجود مخالفت ایسا ہی ہُوا ۔ ہر مذہب کے مناظر کا مقابلہ مین آکر بموجب پیشگوئی مرجانا (۳) حلیہ مطابق حدیث ۔ اُونچی ناک ۔ روشن پیشانی ۔ زرد چادرین دو بیماریان ۔ دنیا سے قطعی بے تعلقی ۔ چودہوین صدی ۔ ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی حدیث ۔ جہاد کی موقوفی پس ثابت ہُوا کہ غلام احمد قادیانی ۔ مغفور سچے مسیح و مہدی تھے ۔ ۱۳۲۴ ۔ ۱۰ ۔ ۱۳

یہ تمام مضمون آدھے کارڈ پر درج ہے

ایک نادر موقعہ

حُسن اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابون کی چند جلدین ہمارے پاس آگئی ہین ۔ جو رعایت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہین ۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہین وہ بہت جلد اٹھاوین ۔

سات پارے قرآن (۲۴ سے ۳۰) کی تفسیر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اصل قیمت سات روپے ۔ رعایتی چھ روپے ۔

حضرت کی پُرانی تحریرین اصل قیمت ۲ مر رعایتی قیمت دو آنے
خط اور حضرت کی تقریر [illegible]
ملفوظ مروارید حصہ اول و دوم [illegible]
آیات احمدیہ (حضرت اقدس کے پُر معارف خطوط) [illegible]

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جسمین علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا ۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ مین ملسکتا ہے ۔

مینیجر اخبار بدر ۔

احمدیہ بینک ۔ اس مین کچھ شک نہین کہ ضرورتین بعض وقت قرض لینے پر مجبور کرتی ہین مگر آجکل یہ مسئلہ مسلمانون کے لئے بالخصوص کچھ ایسا مشکل ہورہا ہے ۔ کہ کچھ کہا نہین جاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب مین سود لینا اور دینا منع ہے اور سُود کے بغیر روپیہ ملنا ناممکن نہین تو محال ضرور ہے ۔ زمیندارہ بینک سے ایسی مشکلات حل ہونے کا گمان ہوسکتا ہے مگر اس مین بھی سود وجہ تامل ہے پس ضرور ہے کہ خیر القرون کے مسلمانون کی نظیر کم ازکم احمدیہ جماعت مین قائم کی جاوے اور ایک کمیٹی ہو جسمین فی الحال ادنےٰ پیمانے پر کام چلایا جاوے ۔ روپیہ قرض دیا جاوے اور سہولت کے ساتھ حالات کے مطابق وعدہ پر واپس لیا جاوے ۔ لینے والے کی نیت صاف ہو اور

(بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہُوا)

(کتبہٗ محمد حسین عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

سلسلہ کے لئے دیکھو

(پرچہ ۳ و ۱۰ / نومبر سنہ ۱۹۱۰ صفحہ ۲)

ہمیں غیر احمدیوں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے امام نماز کے معاملہ میں ہم یہاں تک محتاط ہیں کہ بعض وقت بعض احمدی بھی ایسے ہیں کہ ہم نماز میں ان کی اقتدا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اخبار میں ذکر ہو چکا ہے۔ کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔ اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دو خط نقل کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دست خاص سے ایک ایسے احمدی کے بارے میں لکھے جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ان کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم اس احمدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھیں گے۔ جس نے اپنی لڑکی کسی مخالف شدید سے نکاح کر دی۔ کیونکہ یہ حضرت امام علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ اور اس سے قومیت باطل ہوتی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو دنیا روز سے چند عاقبت کار با خدا او عزمہ اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک کے جانے سے قوم بخشتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم۔ یہ اس کا فضل ہے ...... امام مسجد میں۔ اور یہ لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ وہ مجھے فرماتو تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا۔ مگر آپ بات جانے دو وہ آپ کے پیچھے چاہیں۔ تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے۔ قومیت باطل ہوتی ہے اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ان کے داماد اور ان کا کنبہ سخت دشمن ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ نور الدین۔

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دیگا۔ نور الدین۔ ۲۴ / فروری ۱۹۰۹ء

آیۃ من آیات اللہ

میری روح وجد میں آجاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی معاملہ ہے۔ جو منعم علیہم گروہ سے رہا اور اس کے مقابل میں ہمارے مخالفین وہی باتیں زبان پر لاتے ہیں اور وہی سلوک کرتے ہیں جو اس منعم علیہم گروہ کے مخالفین کرتے رہے حضرت امیر گھوڑی پر سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزاء کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے۔ اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیا بیان کرتا ہے۔ کہ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے ہیں اور پھر خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرتا ہے۔ جبکہ آپ کو چوٹ آنا کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا قلب اس صدمہ کو محسوس کر رہا ہے۔ گویا علامہ فیضی نے یہ اشعار اسی شان میں کہے تھے۔

زخم بالائے دیدہ است اورا	چشم زخمے رسیدہ است اورا
زاں بابرو چو او رسید شکست	کہ کمان بن خمیدہ است اورا
سیکہ خون ز تیغ مژگانش	کس بایں رنگ دیدہ است اورا
گلشن جان بود کہ صد گل تر	پیش نرگس دمیدہ است اورا
دل خون گشتۂ شہیدانست	خون کہ بر رو دویدہ است اورا

حال فیضی ببین کز ابرویت
تیغ در دل خلیدہ است اورا

تو کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی اُتو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے کہ

یما کذبوا من قبل

ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے۔ تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رؤیا وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضرور ہے تو مسیح موعود کے خدام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی۔ اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔

ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا کہ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے۔ قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے ہی سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔ صدر الدین ہم ۵ دسمبر ۱۹۱۰ء صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ عبدالرؤف کلرک دفتر رسالہ۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل۔ شیخ عبدالرحیم۔ غلام نبی۔ محمد اشرف عفی عنہ نعمت اللہ خان بدایونی۔ غلام محمد فسٹ مڈل ٹیچر۔ امیر حسین قاضی۔ منظور محمد

عید اضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑا۔ (۵) خوشبو (۶) سویرے اُٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) قربانی بعد از عید ہر وسعت والے پر "نصاب مقرر نہیں" (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) جس راستے جاویں دوسری راہ سے آویں۔ (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولله الحمد (۱۲) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

طریق نماز سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ثنا پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جاویں اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک لے کر کھلے چھوڑے جاویں۔ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں بھی پانچ تکبیریں کہیں ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اُٹھتے کہی جائے پانچویں تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبح اسم ہل اتاک حدیث الغاشیہ یا سورۂ ق۔ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ اور سب سنیں خطبۂ جمعہ کی طرح بیٹھ کر پھر نہیں اُٹھتے۔ اور اس کے بعد دُعا لوگوں کی تحریک سے حضرت اقدس ع فرمادیا کرتے تھے۔

متفرق مسائل قربانی کرنے والا۔ شروع چاند حجامت نہ کرائے ناخن نہ کٹوائے اس کا ثبوت احادیث میں ہے (۲) غیر احمدی کی شراکت قربانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناپسند تھی (۳) بکری بھی بیل کی طرح دو سال کی ہو۔ مینڈھا یا بھیڑ بھی دو سال ہی کی ہو۔ ہاں دُنبہ ایک برس کا جائز ہے (۴) اُجرت قصاب کو علیحدہ دینی چاہیئے (۵) ۱۲ تاریخ تک قربانی جائز ہے (۶) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں (۷) تین حصے ضروری نہیں۔ قربانی صرف اہراقۃ الدم کا نام ہے۔ کھال خواہ خود استعمال میں لائے خواہ دیدے (۸) بعد از خطبہ مصافحہ اور معانقہ یہ کوئی امر مسنون نہیں۔ جیسا عام طور سے بہ تکلف کیا جاتا ہے (۹) قربانی کا جانور بے عیب ہو۔

وی پی والا جن صاحبان نے وی پی واپس کر دیا ہے ان کو اس پرچہ کی ضرورت ہو۔ تو خط کے ساتھ موازی ۲ / بابت نقصان وی پی ارسال کرتے چاہئیں۔

ارشاد امیر

حضرت خلیفۃ المسیح باوجود اس قدر ضعف اور علالت کے وقتاً فوقتاً خدام کو وعظ فرماتے رہتے ہیں اور اپنی پُراثر کلام سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ آج (۲۹ر نومبر) کی صبح جب زخم پر ڈریسنگ ہوچکا تو فرمایا مجھے اٹھاکر بٹھاؤ۔ جب بٹھایا گیا۔ تو فرمایا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لایفتنون۔ میرا رب میرا پروردگار۔ تمام عالم کا رب فرماتا ہے۔ کہ کیا لوگون نے گمان کیا ہے کہ اتنے پر چھوڑ دئے جاوینگے۔ کہ صرف مونہہ سے کہہ دین ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی فتنہ نہ پڑے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ابتلاؤن کا آنا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہے کرم ہے۔ غریب نوازی ہے۔ جو بہت سی غلطیون پر پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور کسی کے ماتھے پر نہین لکھا جاتا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے۔ خوش قسمت وہ جو کہ ابتلاء کے وقت شکایت نہین کرتے بلکہ خدا تعالےٰ کے شکرگذار ہوتے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو ابتلاء کے وقت پیچھے ہٹتا ہے اور شکایت کرتا ہے۔ میرے پیارو! قرآن بڑی نعمت ہے اس تکلیف مین وہی میرا سہارا ہوا ہے۔ یہ زخم اور چوٹین مجھے کوئی دُکھ نہین دیتین۔ مین تو سارا دن قرآن شریف کے عجائبات پر ہی غور کرتے کرتے بسر کر دیتا ہون۔ میری تو زندگی یہی ہے۔ اگر قرآن شریف جیسی نعمت میرے پاس نہ ہوتی۔ تو مین سخت دُکھ مین ہوتا۔ خدا تم پر رحم کرے تم پر کرم کرے۔ تم پر اپنی غریب نوازی دکھائے۔ تمہین قرآن کا فہم عطا فرماوے اور اس کی سمجھ دے۔ قرآن کو اپنے دلون مین لگاؤ۔ اس کو پڑہو۔ اس پر عمل کرو۔ یہ ایک جنت ہے اگر معنے نہین جانتے۔ تو اس کے لفظ ہی پڑہو۔

خطبہ جمعہ

۲ر دسمبر ۱۹۱۱ء کو خطبہ جمعہ علامۂ زمن حضرت مولانا محمد احسن صاحب سلمہ اللہ ذو المنن نے انا فتحنا لک فتحا مبینا کی پہلی آیات پر پڑہا۔ مین دریا کو کوزے مین کس طرح بند کرون۔ جواہرات معانی کی کان کو ایک ہی دُرج مین کیون کر رکھ دون۔ بحر ذخار کو ایک قطرے مین کیسے لاؤن مطول کو مختصر کرنا بھی علامہ تفتازانی ایسے عالم عدیم النظیر کی شان کے شایان ہے۔ تاہم کچھ نوٹ لکھدیتا ہون۔

یہ خطبہ اس اعتبار سے "میرے جیسی مزاج کے لئے بالخصوص رقت انگیز تھا" کہ ہمین حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وہ زمانہ یاد دلاتا تھا جب مسجد مبارک مین یہ شیر نیستان حقائق و ضیغم بیشہ بلاغت اپنے پُرزور کلام سے ہمارے مسامع جان کو بہرہ اندوز کرتا ؎

یاد آتے ہین وہ دن جب جلوۂ جانانہ تھا
اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا

غرض حضرت احسن کا یہ خطبہ سنکر بے اختیار زبان سے نکلا۔ ؎ پس از مدت بیادم داد لذتہائے پنہان را

آپنے فرمایا کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی اور اس مین بروایت اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری کچھ شرطین ایسی تھین۔ کہ بظاہر ان سے مغلوبیت مترشح ہوتی تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئین جس سے واضح ولائح ہوا کہ ماموران الٰہی کو جو چشم زخم کبھی پہونچے۔ تو وہ دراصل مقدمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ اس لئے اس صلح کے واقعات کو نہ صرف فتحنا سے تعبیر فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ مفعول مطلق فتح مبین لایا۔

فتح مبین سے بعض علماء نے صرف فتح مکہ سمجھی ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جیسا کہ اس سورۃ کے آخر ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی نسبت جمہور مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کے بارے مین ہے۔ اس فتح مبین کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور نہ صرف فتح بلاد۔ بلکہ تمام قسم کے علوم کی فتح بھی اس مین شامل ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید مین اتنے علوم ہین کہ قیامت تک ان کی تفسیر ختم نہ ہوسکے گی۔ ما نفدت کلمات اللہ عجائبات قرآن کے متعلق آیا ہے اور جیسی آنحضرتؐ سید کائنات کی ذات ستودہ صفات مستجمع تھی جمیع کمالات انسانیت کی۔ اسی طرح ان کی کتاب مجموعہ ہے تمام علوم و فنون کا۔ اور مخزن ہے تمام معارف اور حقائق کا

اور یہان جو ذنب کا ذکر ہے تو یہ مشتق ہے ذنب سے جس کے معنے دم ہین۔ اور دم سر کے مقابل مین ہوتی ہے۔ پس جب عمل عزیمت پر کسی عذر سے نہ ہو۔ بلکہ رخصت پر ہو تو یہ بھی انبیاء کے لئے ایک ذنب ہے۔ اور ذنب ایک کُلی مشکک ہے۔ ذنب کیا ہے تأخر ہے کسی عمل مین جو کسی وجہ شرعی سے ہو جاوے اور انبیاء کے لئے جہان ذنب آوے۔ ساتھ ہی کسی انعام الٰہی کا ذکر آتا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا چشم زخم یا ابتلاء پیش خیمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ چنانچہ یہان بھی نصرت عزیز کا ذکر آیا ہے اور یہ سنت اللہ تمام انبیاء اور اس کے خلفاء و قائمقامون سے ہے چنانچہ اس وقت کے بیچ مین بھی ہمارے سردار و امیر مولانا مولوی نور الدین کو ایک زخم پہونچا ہے۔ اور یہ انشاء اللہ مقدمہ ہے کسی فتح مبین کا ؎

ہر بلاکین قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جو واقعہ احد مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔ یہان تک کہ دندان مبارک شہید ہوا۔ اور خود سر اقدس مین گھس گیا۔ اسی طرح بروز محمدؐ حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء سے اگر یہ واقعہ بسبب بعض مصالح الٰہی نہین ہوا۔ تو چاہیئے تہا کہ اس بروز محمدؐ کے سچے جانشین و خلیفۂ برحق سے ہو اور جیسا کہ اس وقت ایک شیطان نے یہ خبر اُڑادی تھی۔ کہ الا ان محمدا قد قتل ایسی مماثلت بھی ہوگئی۔

یہ عاجز بھی باوجود پیری و بیماری و ضعف بصر و درد کمر جب بولتا ہے۔ تو کس قدر اللہ تعالےٰ نصرت عزیز فرماتا ہے یہ بھی اس لئے کہ یہ عبد خادم ہے ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کا۔

وی پی

باوجود اس کے کہ ہم نے قریباً ایک ماہ پہلے اطلاع کر دی تھی کہ یکم دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا اور سب صاحبان وصول فرماوین۔ پھر بھی جن صاحبان نے لکھدیا ہو کہ وی پی نہ کیا جاوے اور وہ خط وقت پر پہونچ گیا ہے ان کے نام وی پی نہین کیا گیا۔ ۳۰ر نومبر کی شام تک بھی جو خط آیا اس کی تعمیل کر دیگئی۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض صاحبان اتنی دیر مین خط لکھتے ہین۔ کہ تعمیل ہوہی نہین سکتی۔ یکم دسمبر کو وی پی ڈاکخانہ مین چلے گئے اس واسطے اس کے بعد جس قدر خطوط ممانعت کے آئے ان کی عدم تعمیل کے واسطے ہم ذمہ وار نہین ہوسکتے۔ اُمید ہے کہ سب صاحبان وی پی وصول کر لین گے۔

خاص ارشاد

گذشتہ پرچے (یکم دسمبر) مین حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خاص فرمان علیحدہ کاغذ پر چھپوا کر بطور ضمیمہ کے اخبار کے اندر ڈالا گیا تہا۔ چونکہ وہ ایسے وقت مین حضور سے ہم کو ملا جبکہ اخبار نہ صرف چھپ چکا تھا بلکہ تہ کرکے بند کر دیا تہا۔ اس واسطے ضمیمہ بعد مین ڈالا گیا ممکن ہے۔ کہ کسی صاحب کے اخبار مین ڈالنا رہ گیا ہو۔ اس واسطے اطلاعاً لکھا جاتا ہے۔ یکم دسمبر کا پرچہ ایک خاص پرچہ تہا شائقین ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال از جانب اہل کتاب

آیات تحدی قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ سوائے قرآن مجید کے دنیا بھر مین کوئی دوسری کتاب من عند اللہ مثل اس کے موجود نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ وغیر ذالک من الآیات الکثیرۃ لیکن آیۃ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منھما سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت بھی بوقت نزول قرآن مجید کے مثل اس کے اہدی ہونے مین اس کے شریک موجود تھے اور اب تک موجود ہے۔ کیونکہ منہما کی ضمیر جو تثنیہ کی ہے اسمین توریت بھی داخل ہے بلکہ انجیل بھی داخل ہے کیونکہ وہ یہ کہہ رہی ہے کہ مین توریت کا ایک نقطہ یا شعشعہ بھی منسوخ کرنے کو نہین آئی اور داخل ہونا توریت کا ضمیر منہما مین ظاہر ہے کیونکہ اوپر اس آیت کے اللہ تعالیٰ نے بابت توریت کے فرمایا ہے۔ و لقد اتینا موسیٰ الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ بصائر للناس وھدی ورحمۃ لعلھم یتذکرون اور یہ تو ظاہر ہے کہ مخاطبین مخالفین کوئی تیسری کتاب اہدی منہما نہ لا سکے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ پس اس بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور توریت دونون اہدی ہونے مین شریک ہین۔ اندرین صورت قرآن مجید اہل کتاب پر حجت نہین ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جواب مین کہہ سکتے ہین۔ کہ ہمارے پاس ایک کتاب اہدی موجود ہے تو پھر ہم کو قرآن مجید کی کچھ حاجت نہین۔ اور اگر کہا جاوے کہ توریت مبدل اور محرف ہو گئی ہے تو وہ کہین گے۔ کہ پھر اس کو بوقت نزول قرآن اہدی کیون فرمایا گیا۔ اور اگر فصاحت و بلاغت مین قرآن مجید کو بے مثل کہو تو وہ کہہ سکتے ہین کہ فصاحت اور بلاغت ایک علیحدہ امر ہے مقصود اصلی اہدی ہوتا ہے۔ جو ہم کو حاصل ہے۔ فقط۔

الجواب

واضح ہو کہ عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک نبوت عظیم الشان کا وعدہ چلا آتا تھا اور اون بشارات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبوت موعودہ خواہ اس کو کتاب اللہ کہو یا کلام اللہ کہو یا شریعت آتشی یا شریعت نوری جیسا کہ نسخہ بائبل عربیہ ۱۸۱۱ء فصل ۲۱ یشعیا مین لفظ شریعت نور کا موجود ہے۔ وہ عہد عتیق اور جدید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ حتے کہ اس کے مقابل مین عہد عتیق اور جدید واجب الترک ہو جاوینگی۔ ہم اس دعوے کو بائبل سے ہی ثابت کرتے ہین۔ کیونکہ مخاطبین بھی اہل کتاب ہین۔ دیکھو درس ۱۵ فصل ۱۸ سفر مثنی ۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دہریو۔ ۱۸۔ اور اور مین ان کے لئے اون کے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالونگا۔ اور جو کچھ مین اُسے فرماؤنگا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ ۱۹۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنیگا۔ تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ۲۰۔ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے۔ .. ..

.. .. تو وہ نبی قتل کیا جاویگا

(۲۱) اور اگر تو اپنے دل مین کہے۔ کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین (۲۲) تو یہ جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی۔ بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر ۔ انتہیٰ ۔

فوائد تفسیری ۔ لفظ تیرے لئے جو لک کا ترجمہ ہے دیکھو ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء کو انتفاع کے لئے آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب تورات کی کس قدر تصدیق کی ہے۔ کہ تمام قرآن مجید ان کی تصدیق سے بھرا ہوا ہے اس لئے انتفاع حضرت موسیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ظاہر ہے اور لفظ تیرے ہی درمیان سے چونکہ عام تھا۔ کہ وہ نبی خواہ بنی اسرائیل مین سے ہوتا ۔ خواہ بنی اسماعیل مین سے ۔ اس لئے اس کی تصریح کرنے کی ضرورت واقع ہوئی۔ کہ وہ اولاد اسرائیل مین سے نہ ہوگا بلکہ بنی اسماعیل مین سے ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ تیرے بھائیون مین سے

اب دیکھو اسحٰق اور اسماعیل کا باہم بھائی ہونا تو ظاہر ہے لہٰذا بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوئے پس اس قدر تو ثابت ہو گیا کہ وہ نبی اولاد اسرائیل مین سے نہین ہوگا بلکہ اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نسب بذریعہ قیدار کے حضرت اسمٰعیل تک پہونچتا ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور فصل ۲۱ یشعیا مین صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ النبوۃ فی العرب و فی بنی قیدار ۔ نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء ۔ یہ بائبل کا نسخہ تمام و کمال ہمارے پاس موجود ہے اور مماثلت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ جو ان درسون مین مذکور ہے سو بہت سی وجوہ مماثلت کی علماء مفسرین نے تفاسیر مین تحریر فرمائی ہین۔ جن کے یہان پر لکھنے سے طوالت ہوگی۔ خود اسکی تصدیق قرآن مجید مین اس طرح پر ارشاد ہے۔ کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ تفسیری معنے و مراد اس سے یہ ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت موسےٰ بعد دکھلانے معجزات اور اتمام حجت کے فرعون اور فرعونیون پر نزول عذاب کے لئے بطور ایک شاہد اور ایک گواہ کے ہو گئے تھے۔ اسی طرح پر آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرعون ابوجہل اور اس کے متبعین پر مثل شاہد کے رسول برحق ہین پس یہ معاندین بھی مثل فرعون اور فرعونیون کی امواج عذاب الٰہی مین غرق کئے جاوین گے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ فاخذناہ اخذا وبیلا۔ اب دیکھو کہ جنگ بدر مین ایسا ہی کچھ واقع ہوا اور یہ جو فرمایا کہ مین اپنا کلام اس کے منہ مین ڈالون گا اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کا نام کلام اللہ ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ ۔ یہ فضیلت خاصہ بالفاظہا کلام اللہ ہونے کے جو اس کتاب اور اس نبی کے موںھ مبارک کو دی گئی ہے اور کسی کتاب اور کسی نبی کو حاصل نہین یعنے یہ کہ کلام تو کرے اپنے موںھ سے نبی اور وہ کلام ہو اللہ تعالیٰ کا۔ ہان یہ تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک مگر یہ فضیلت خاصہ جو ان درسون مین ہے وہ ثابت شدہ صداقت نزدیک تمام انبیاء بنی اسرائیل کے تھی۔ کما ثبت فی محلہ ۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ کو دی گئی اور نہ اسحٰق و اسمٰعیل کو۔ اور نہ موسیٰ و عیسیٰ کو ۔ یعنے یہ کہ ان کے موںھ کے کلام کو کلام اللہ کہا جاوے پس کیسی سچی بات ہے۔ وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہین۔ کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی ولنعم ما قیل ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

اور اسی لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کلام معجزہ قاہرہ ہوگا

یسوعہ نبی اپنے موبنہ سے جو بولتا ہے۔ وہ بموجب اس درس کے اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا فعل ہو اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر دعاوی قرآن مجید نے اپنی نسبت کئے ہین یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اوصاف عظمہ بیان کئے ہین اور اہل اسلام اور اس کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین وہ نہائت درجہ پر صحیح اور درست ہین۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ کوئی انسان فصاحت اور بلاغت مین اس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ یعنی حد اعجاز کو پہونچی ہوئی ہے اس کی دلیل یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جسکی قدرت غیر محدود ہے اور ظاہر ہے۔ کہ انسانی ہر ایک طاقت کلام وغیرہ کی محدود ہوتی ہے یا مثلاً اس مین ایسے اسرار غیبی اور حقائق و دقائق لاریب اور معارف دینی ویقینی درج ہین جن کے بیان کرنے پر ایسی مختصر عبارتون مین انسان قادر نہین ہو سکتا اس کی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس قادر مطلق کا کلام ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے یا مثلاً اس مین ہزارون پیشگوئیان موجود ہین۔ جو کوئی انسان ایسی تحدی کے ساتھ کوئی ایسی پیشگوئی نہین کر سکتا کیونکہ یہ بھی بڑا معجزہ قاہرہ ہے اسکی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایسے علام الغیوب کا کلام ہے کہ جس کو ایک ذرہ ذرہ کا کامل علم ہے ؎

بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

یا اس مین تمام اولین اور آخرین کی ہدایات بحکم فیہا کتب قیمہ۔ کے موجود ہین کہ علمت علم الاولین والاخرین۔ اور کوئی انسان اگرچہ کیسا ہی علم اس کو حاصل ہو اون تمام ہدایات اور علوم کو جو اس مین مندرج ہین حاصل نہین کر سکتا اور نہ کسی دنیا کی کتاب مین وہ تمام علوم اور ہدایات پائی جاتی ہین۔ اس کی دلیل بھی وہ ہی ہے کہ وہ اس علیم اور خبیر کا کلام ہے جس کے آگے تمام علوم سمندر مین سے ایک قطرہ کے برابر بھی نہین ہین۔ یا مثلاً یہ استیفائی معانی بے حد بھی نہین ہو سکتا۔ کہ ایک چھوٹی سی کتاب تمام ضروریات دینی کو اون تمام دنیا کے لوگون کے لئے حاوی ہے۔ جو قیامت تک ازمنہ مختلفہ مین موجود ہون گی۔ یا تمام ان لوگون کے لئے جو تمام بسیط الارض پر مختلف قطعات اور مختلف ملکون مین پائے جاتے ہین کیونکہ وہ تو کلام اس قادر مطلق کا ہے۔ کہ اگر چاہے تو کیسے ہی مختصر الفاظ مین معانی کثیر التعداد کو لا سکتا ہے جیسا کہ اس کے مصنوعات سے بھی ظاہر ہے یعنی باوجودیکہ قدرتی اشیا مین ہزارون خواص اور تاثیرات زمانہ ماضی مین معلوم ہو گئی ہین۔ معہذا اب حال مین ہی ہزارون معلوم ہوتی رہتی ہین۔ اور پھر محدود نہین ہو سکتے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم وغیر ذالک من الآیات۔ الحاصل کلام مجید ہر وجہ سے بموجب اس درس کے ایک معجزہ عظیم الشان ہے

پھر ارشاد فرماتے ہین کہ اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنیگا تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ان درسون مین مخاطب چونکہ اہل کتاب ہی ہین اس لئے ثابت ہوا کہ اس کلام اللہ کا اہل کتاب پر بھی ماننا فرض ہے بلکہ کتاب موسوی کو اس کے مقابلہ مین ترک کرنا ضروری ہوگا کیونکہ حساب لینے سے مراد کتاب اعمال باب ۳ مین یہ لکھی ہے کہ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سُنے گا۔ وہ قوم مین سے نیست کیا جاوے گا۔ اور نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ء مین لفظ تستاصل من شعبہا کا موجود ہے جس کے معنے ہین۔ کہ بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ کر دنیا مین ہی تباہ کر دیا جاوے گا پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ حصر ہدایت کا اوسی کی اتباع مین ہوگا چنانچہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور واقعات زمانہ محمدی شہادت دے رہے ہین۔ کہ اہل کتاب مین سے مثلاً بنی قریضہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع وغیرہم جنھون نے اس کلام اللہ کو نہ مانا اور بر عداوت و عناد رہے۔ اون کا استیصال ہو گیا۔ پس کیسے صادق ہوئے یہ درس۔ چنانچہ قرآن مجید مین بھی جابجا اس استیصال کی تصدیق موجود ہے۔ جیسا کہ بیبل مین بھی جابجا موجود ہے۔ دیکھو کتاب یشعیا نبی کے باب ۲۲ کو اور اس نبی کے زمانہ کو حواریان مسیح نے کتاب اعمال باب تین درس ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مین درمیان زمانہ تشریف بری و بار دیگر تشریف آوری کے محصور کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے رسالہ حقیقت کتاب اللہ والنبوت المحمدیہ مین شرح اور بسط کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ فلیرجع الیہ۔ پس ان درسون اور ان کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ کتب عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک ایسی کتاب موعود یعنے کلام اللہ کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ جو عہد عتیق اور جدید دونون سے ابدی اور افضل ہو گی۔ جس کے مقابلہ مین کوئی کتاب سابق و لاحق واجب الاتباع نہ رہے گی۔ ہان اصلی کتب بالضرور واجب الایمان ہین۔ لہذا آیت زیر جواب مین فرمایا جاتا ہے کہ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منہما۔ مطلب تفسیری یہ ہے۔ کہ وہ کتاب ابدی و افضل جو عہد عتیق اور جدید مین موعود تھے۔ وہ یہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے۔ اگر تم اس پر ایمان نہین لاتے۔ تو کوئی اور کتاب ایسی لاؤ۔ جو عہد عتیق اور جدید سے بھی ابدی ہو۔ کیونکہ وہ دونون تو وعدہ کہتے ہین کہ ہم اس کے وقت مین متروک العمل اور مہجور ہو جاوین گے اور ابدی ہونے کا وعدہ اسی سے پورا ہو گا اور پھر اس قرآن مجید سے بھی ابدی ہو۔ کیونکہ تم اس کو وہ ابدی کتاب موعود تسلیم نہین کرتے اور جبکہ وہ ایسی کتاب نہین لا سکے۔ تو پھر بالضرور وہی لوگ متبعین اپنے اہوا کے ہین اور ظالم ہین۔ جن کی ہلاکت اور استیصال کتب مقدسہ اور ان درسون مین موعود ہے۔ دیکھو یشعیا نبی کی کتاب باب ۴۲ کو۔ جسمین مخالفین یہود وغیرہ کی ہلاکت اور تباہی بطور پیشینگوئی کے اب تک لکھی ہوئی ہے اور انہین درسون سے ثابت ہوا کہ جب نہ ماننے والے اس کلام اللہ کے ہلاک اور مستاصل کئے جاوین گے۔ تو پھر مخلوق مین سے کس مخلوق کی مجال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کوئی کلام بنا سکے۔ وہو المراد کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اور کہین تورات مین اس کتاب کو برکت بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ تورات کے بارہوین باب مین حضرت ابراہیمؑ کے خطاب مین ارشاد ہے کہ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوین گے۔ یہ وعدہ بھی بذریعہ اسی کلام اللہ کی بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا۔ کما قال اللہ تعالےٰ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وغیر ذالک من الآیات اور کیون نہ یہ واقع ہوتا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے بڑی تضرع اور زاری کے ساتھ یہ دعائے ذیل کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اس آیت مین جو چار مراتب یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب تعلیم حکمت اور تزکیہ جو اعلےٰ ترین مراتب مذکورہ کا ہے جسکو دوسرے لفظون مین مرتبہ نبوت کہہ سکتے ہین۔ مذکور ہوئے ہین وہ قیامت تک جاری رہین گے۔ کیونکہ کلام اللہ مین جو کلام ایک صفت من صفات اللہ ہے۔ تبدیل و تحریف و تغیر نہین ہو سکتی۔ بہمین وجہ کہ وہ کلام اللہ ہے اسی لئے بصراحت ارشاد فرما دیا گیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور سورہ جمعہ مین بھی ان ہر چہار مراتب کو بیان فرما کر انہین ہر چہار مراتب کے اجرا و بقا کے لئے قیامت تک ارشاد فرمایا گیا ہے

وآخرین منہم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

اور یہ چہار مراتب وہی ہیں۔ جو دوسری آیات میں دوسرے لفظوں میں یوں ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیٖن والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ اخری مراتب ثلثہ کے ابقار واجراء میں توکسی کو کلام ہی نہیں ہے۔ کہ زمانہ خاتم النبیین سے لیکر اس وقت تک دائر وسائر ہیں۔ آگے رہا چہارم مرتبہ تزکیہ کا جو مرتبہ نبوت والہام کا ہے وہ بھی بذریعہ اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے اُمت محمدیہ میں ہمیشہ جاری رہا۔ جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بڑے زور وشور اور کثرت کے ساتھ واقع کرکر مشاہد کرادیا۔ پس اب واقعات کا انکار کیونکر ہوسکتا ہے اور کوئی کیون کر کرسکتا ہے۔ مگر وہی جو محض لایعقل ہوگیا ہو۔ پس کیسا صادق ہؤا وہ درس توریت کا۔ کہ میں اپنا کلام اس کے مونھ میں ڈالوں گا۔ الی آخرہ! پس ثابت ہؤا کہ یہ کتاب وہی کلام اللہ ہے۔ جو عہد عتیق اور عہد جدید میں موعود تھا۔ اور ایسا موعود جو کل عہد عتیق اور عہد جدید سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ کیونکہ کلام اللہ ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک میں ڈالا گیا۔ اسی لئے اس کی وہ شوکت ہے۔ کہ جس نے اس کو نہ مانا اور معاند رہا۔ وہ بیخ وبنیاد سے استیصال کیا گیا۔ دیکھو کتاب یشعیاہی کے باب ۴۲ وغیرہ کو*۔ اگر مجھ کو خوف طوالت نہ ہوتا۔ جو شاید ملالت ناظرین کا موجب ہو تو سورہ حشر کے واقعات کو جو یہود کی نسبت بیان ہوئے ہیں کتاب یشعیا کی پیشینگوئیاں مندرجہ بعض ابواب کے ایسا مطابق کرکر بجولہ وقوتہ دکھلاتا۔ جو مثل شبر الشبر کے مصداق ہوتا۔ یہ سوال اور اس کا جواب اگرچہ بطور ایک جملہ معترضہ کے اعجاز القرآن میں مذکور ہؤا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن مجید بموجب اس بیان کے اہل کتاب پر تو ضرور حجت ہوگیا۔ مگر آریوں اور اس مرتد پر توریت کے ان درسوں سے کیوں کر حجت ہوسکتا ہے۔ تو مختصر جواب اس کا یہ ہے۔ کہ جبکہ حضرت موسےٰ کی پیشینگوئی جس کو تمام انبیاء واصفیائے مابعد موسےٰ کے تسلیم کرتے چلے آئے اور اس پیشگوئی عظیم الشان کے وقوع کے منتظر چلے آئے اور تخمیناً دو ہزار برس میں بڑے زور وشور کے ساتھ واقع ہوگئی۔ تو پھر اس کے عدم تسلیم کی کونسی وجہ موجہ ہے۔ بینوا وتوجروا۔

پھر ہزاروں معجزات اس کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کے وقت نزول سے آج تک صادر ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ تو پھر اس پر ایمان نہ لانا بجز عناد اور شیطانیت کے اور کیا متصور ہوسکتا ہے۔ اس چودہویں صدی پر نظر کرو۔ کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دعوی الہامی والخیر کلہ فی القرآن پر کہ ہزاروں معجزات اس الہام کی صداقت پر صادر ہوچکے۔ دیکھو کتب حضرت اقدس کو۔ اب ہم فصاحت اور بلاغت قرآن مجید کی طرف بطور اختصار کے رجوع کرتے ہیں اور بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت معجزانہ کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں۔ جس کے سمجھنے کے لئے علم فصاحت وبلاغت میں کمال مہارت کی حصول کی ضرورت نہ ہو۔ مگر چونکہ بحکم تعرف الاشیاء باضدادھا کے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم ایک مثل عربیہ کو جو قبل نزول قرآن مجید کے درمیان عرب کے فصیح اور بلیغ شمار کی جاتی تھی اس کو یہاں پر لکھتے ہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں کلام آلہی کو لکھیں گے تاکہ تقابل سے اہل البصیرت اپنی ابصیرت سے سمجھ لیویں۔ کہ بالضرور قرآن مجید کی بلاغت معجزانہ ہے اور اگرچہ وہ مثل بھی فصیح وبلیغ ہے۔ لیکن حد اعجاز تک نہیں پہونچی ہے۔ وہ مثل یہ ہے۔ کہ القتل انفی للقتل۔ یعنی واقعات قتل کے لئے قتل ہی بڑا روکنے والا ہے۔ مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جب انسان کو یہ یقین ہووے کہ اگر میں کسی کو قتل کروں گا تو بالضرور میں بھی اس کے بدلہ میں قتل کیا جاونگا۔ تو یہ خوف اس کو دوسرے کے قتل کرنے سے باز رکھیگا جس کے سبب مقدمات خون کے واقع نہ ہوں گے۔ جو باعث حیات انسانی ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی القصاص حیات یا اولی الالباب اوّل۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مثل مختصر ہے مگر اندک غور وتدبر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلام آلہی ہی مختصر ہے کیونکہ القصاص حیاۃ کے دس حروف ہیں اور القتل انفی للقتل کے چودہ حروف ہیں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے۔ کہ کلام میں حتے الوسع اختصار ہو۔ دوم مثل میں لفظ قتل کا تکرار ہے اور کلام آلہی میں تکرار نہیں اور عند البلغا کلام خالی از تکرار غیر مفیدہ عمدہ ہوتا ہے اس کلام سے جس میں تکرار ہو۔ ہاں بعض مواقع میں تکرار ہی میں بلاغت ہوتی ہے اس کو عرب عربا کا ذوق سلیم ہی سمجھ سکتا ہے۔ ثالثاً۔ ہر ایک قتل مانع قتل نہیں ہوتا۔ مثلاً ابتداءً جو کسی نے کسی کو قتل کیا ہو۔ تو یہ قتل تو اور باعث ہیجان قتال کا ہوجاتا ہے لیکن جو قتل قصاص میں واقع ہو۔ وہ ضرور مانع قتل ہے رابعاً۔ قاتل کا قتل جو قصاص میں کیا جاتا ہے۔ وہی موجب حیات ہے اور یہ بات آیۃ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے نہ مثل میں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے کہ مقصود کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے۔ جو القصاص حیات میں بیان کیا گیا نہ مثل میں۔ خامساً۔ مثل سے مراد جب حاصل ہوتی ہے جب اس میں بموجب قواعد نحو کے چند محذوفات نکالے جاویں۔ اور تقدیر عبارت کی یوں ہو۔ کہ القتل قصاصاً انفی للقتل ظلماً من ترکہ۔ پس مثل میں پہلے قتل کے بعد قصاصاً محذوف ہے۔ اور قتل دوم کے بعد لفظ ظلماً محذوف ہے اور بسبب ہونے صیغہ افعل التفضل کے مفضل علیہ من ترکہ بھی محذوف ہے پس آیت میں تو مراد متکلم کی دو لفظوں سے ہی مفہوم ہوگئی اور مثل میں بغیر ماننے چند محذوفات کے وہ مراد معلوم نہیں ہوتی ہے۔ واین ذاک من ذاک۔ انتہیٰ من رسالۃ اعجاز القرآن

مصنفہ سید محمد احسن امروہوی عفی اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وقت پر جلسہ میں شامل ہوں تاکہ باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہوجائے گویا ۲۴ کی شام کو یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سومیل سے زیادہ فاصلہ پر ہے یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ سے کر آمد ورفت کا ٹکٹ ملسکیگا۔ درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً عہ یا اس سے زیادہ دینا پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سومیل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اُٹھاسکتے ہیں پس کنسشن سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ایک سرٹیفکیٹ کئی آدمیوں کے لئے کافی ہوسکتا ہے (۲) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کیلئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہٰذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنیوالوں کا اندازہ کرکے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا (۳) اخراجات جلسہ کے لئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ لنگر خانہ پہلے مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گزشتہ سے پیوست کی طرح ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں اعانت کے طور پر دے تو اُمید ہے کہ خرچ پورا ہوجائیگا۔ (۴) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہوسکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اسوقت تک بہت سے مکانات کی تکمیل ہوچکی ہوگی۔ خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

---

* نوٹ۔ تنبیہ۔ اور کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے دہن مبارک میں اپنا کلام ڈالا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درس مذکور میں تخصیص موجود ہے۔ و شتان بینہما۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چوبیسوان ۲۴

(بقیہ رکوع ۹ و رکوع ۱۰۔ سورۃ المؤمن بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء

ابلغ الاسباب۔ تاکہ آسمانی اسباب پر پہونچ جائین۔ یہ اس نے بطور تمسخر کہا ہے۔ کیونکہ حضرت موسے اسے کہتے تھے۔ کہ اس کی فوق الفوق حکومت ہے۔ فرعون نے شرارت سے ان تصرفات کو جسمانی بنا لیا۔ اور کہا کہ ایک محل بناؤ۔ تا موسے کا خدا اُوپر پہونچ کر دیکھین۔

ایک دہریہ نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان پتھر بھر دیئے جاوین۔ تو تمہارا خدا کچلا جائے۔ مین نے کہا احمق۔ کہ ان پر زمانہ گذرتا ہے یا نہین۔ کہا۔ ہان۔ مین نے کہا۔ زمانہ تو مخلوق ہے۔ جب وہ نہین کچلا جاتا۔ تو زمانہ سی لطیف چیز پیدا کرنے والا تو بہت ہی لطیف ہے۔

الا فی تباب۔ فرعون کی تدبیرون سے موسے ہلاک نہین ہوئے۔ بلکہ خود فرعون ہی ہلاک ہوا۔

خوب یاد رکھو۔ کبھی کسی راستباز کے مقابلہ مین نہ آؤ۔

اھدکم سبیل الرشاد۔ فرعون نے ما اھدیکم الا سبیل الرشاد کہا تھا۔ اس کی تردید مین فرماتا ہے۔

الی النجوۃ۔ اُونچے پر آجاؤ۔ جہان ہر قسم کے عذابون سے محفوظ رہو۔

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۱۔ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

ساری خلقت جو میری نگاہ سے بذریعہ علم۔ کتاب۔ سماع۔ مشاہدہ گذری ہے۔ وہ یہی چاہتی ہے۔ کہ مین جیت جاؤن اور مجھے نصرت ملے۔ لوگ اپنے ننگ و ناموس کے قیام کے لئے جانون تک بے دریغ نثار کر دیتے ہین۔

اللہ تعالیٰ اس فطرت کے تقاضا پر فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ اسی ورلی زندگی مین رسولون اور مومنون کی نصرت کرین گے۔ تاریخ اس وعدہ کے ایفا اور اس نشان کے صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی معاملہ دیکھو۔ کہ آخر کار آپ ہی سلامت و مامون رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ مین مجوس تھے۔ مگر اس سب سے بڑے مخالف نمرود کا کچھ نشان نہین۔ مورخین اس کے بارے مین بحث کرتے ہین کہ آیا وہ تھا بھی یا نہین۔ تھا تو کون؟

اسی طرح حضرت موسے حضرت مسیح کے دشمنون کا حال ہوا۔ پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رہ گیا۔ اور کس عزت سے لیا جاتا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر یزید کی نسل مین سے ہونا تو درکنار۔ اس کا ہمنام بھی کوئی کہلانا نہین چاہتا۔

بالعشی۔ پچھلے پہر۔

سُلطٰن۔ دلیل۔

ماھم ببالغیہ۔ متکبر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہین پہونچتا۔ اور کبھی کامیاب نہین ہوتا۔

مین نے ایسے نظارے خود دیکھے ہین۔ جوش تکبر مین مین نے سلام کیا جنھین ذلیل سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھون بلکہ میخ والے جوتون سے پٹوایا گیا۔

ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون

خوب یاد رکھو۔ سپارٹی مذہب مین نہین چلتی۔

مورخہ ۱۵ ار نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۲)

(سورۃ المؤمن رکوع نمبر ۷)

لکم۔ تمہاری ہی بھلائی کے لئے۔

لتسکنوا فیہ۔ تاکہ تم اس مین آرام کرو۔

آرام بڑی دولت ہے۔ آرام سے صحت اچھی رہتی ہے۔ علم بڑھتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزون کے لئے قدرتی طور پر ایک وقفہ مقرر ہے۔ انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ آرام کرے۔ مگر آرام خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ہم نے بیس روپے سے لیکر کروڑ روپیہ آمد تک کے لوگون سے پوچھا ہے۔ تو انھون نے اپنے تئین دکھی بتایا ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ سکھ کی زندگی دولت پر موقوف نہین۔ بلکہ تمام جسم کے سکھ اللہ کی فرمانبرداری مین ہین۔

قرارًا۔ آرام گاہ۔

فاحسن صورکم۔ یہ انسان کے تصویر کے عجائبات ہین۔ کہ ہاتھی۔ چیتے۔ شیر اس کے اشارہ پر چلتے ہین۔ پھر پہاڑ۔ بجلی۔ ہوا پر قابو ہے۔

من تراب - یہی مٹی ہے - جو اگر کپڑے کو لگے - تو کپڑا میلا ہو جائے - اور اسی مٹی سے انسان پیدا ہوتا ہے -
تعقلون - بدیون سے روکو -

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۳ - سورہ المؤمن رکوع نمبر ۸)

کسی کی عظمت - خوبی - جلال - طاقت - علم - احسان دیکھنے کے لئے اس کے افعال ہی گواہ ہوتے ہین - پچھلے رکوع مین اسی بات کا ذکر تھا - اب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے والون کا ذکر سنو!

انی یصرفون - بت پرستون کا معاملہ خصوصیت سے موجب تعجب ہے - خود ہی اپنے ہاتھ سے تراشتے ہین - پھر خود ہی اسے معبود قرار دیتے ہین - اور اس کے آگے اپنی حاجتین پیش کرتے ہین -

فاما نرینک - اما سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت مین ہے جس رنگ مین چاہے پوری کر دے -

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ - رکوع ۱۴ - سورۂ المؤمن رکوع نمبر ۹)

اللہ کی کتاب - اللہ کی عظمت سمجھانے - قرب کی راہین بتانے اور اس ذات سے حب کامل پیدا کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے - اور یہ باتین اس کے عجیب در عجیب احسانون کے مطالعہ کرنے سے پیدا ہوتی ہین - جبلت القلوب علےحب من احسن الیہ - کامل علم والے - کامل قدرت والے - کامل احسانون والے کی محبت خود بخود آ جاتی ہے - اور پھر اس محبت کرنے والے مین فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے - جو تمام سکھون کی موجب ہے - پہلے اپنے احسان بیان فرماتا ہے

وعلی الفلک تحملون - پہلے بری سفر کا ذکر کیا - اب بحری سفر کے ذرائع بتائے -

یریکم ایتہ - ایک مقناطیسی سوئی کی طفیل اندھیری راتون مین بڑے بڑے سمندرون مین سفر ہوتا ہے -

افلم یسیروا فی الارض - کتابون کے ذریعے بھی سیر فی الارض ہو سکتا ہے -

فما اغنی عنھم - تاتاریون - پٹھانون نے کتنے ممالک فتح کئے - پھر ایرانیون نے اپنی ملک داری کا کہان تک سکہ بٹھایا - کہ اب تک اس کے آثار باقی ہین - فارسی زبان اب بھی گاؤن مین پڑھائی جاتی ہے - مگر آخر تنزل آیا - اب وہ طمطراق وہ شوکت وہ شان کہان گئی - خداجب مٹانے پر آیا - تو وہ ساز و سامان کچھ بھی کام نہ آیا -

اس جگہ سورۂ المؤمن کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین کو

ریویو

فرزند علی بجواب ابراہیم

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایک لیکچر پر مصنفانہ اور محققانہ تنقید۔ مولوی صاحب نے سیالکوٹ میں ایک لیکچر خلاف سلسلہ احمدیہ کے دیا تھا۔ جس کے جواب کے واسطے وہاں کے احمدی برادران نے ایک جلسہ کی تجویز کی تھی۔ مگر مولوی صاحب اس میں شامل ہونے کے لئے نہ ٹھہرے۔ اس واسطے یہ تنقید جو منشی فرزند علی صاحب نے لکھی ہے بصورت رسالہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں بالخصوص حضرت عیسیٰ ؑ کے رفع الی السماء بجسد عنصری کی تردید نہایت معقول اور مہذب پیرایہ میں کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ رسالہ اس قسم کے لوگون کے واسطے بہت مفید ہوگا۔ جو ہنوز حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کے مسئلہ میں ہیجان ہیں۔ قیمت فی جلد ۳؍ ۔ دس جلد کے لئے ۴؍ سو جلد کے لئے ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منشی فرزند علی صاحب۔ ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین۔ شہر فیروزپور دسمبر کے اخیر تک منشی صاحب موصوف قادیان میں ہیں اس واسطے یہاں سے بھی مل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رسالہ کی اشاعت کو پسند فرمایا ہے۔

گوشت خوری

مولفہ منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ منشی صاحب موصوف نے آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے مقابلہ میں ۱۹۰۴ء میں لکھے تھے۔ اب بصورت کتاب شائع کئے گئے ہیں اور بقیمت ۳؍ فی نسخہ دفتر انجمن احمدیہ شملہ سے ملسکتے ہیں ان مضامین میں گوشت خوری کے فوائد نہ صرف عقلی دلائل سے بتلائے گئے ہیں۔ بلکہ ویدون کی عبارتیں اس کے جواز اور جواز سے بڑھکر فرضیت کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

پیدائش عالم

دیا نند مت کھنڈن سبھا دہلی کا گیارہوان رسالہ مولفہ منشی عمر الدین صاحب احمدی آریون کی کوتاہ نظری نے انھیں جن الجھنون میں ڈال رکھا ہے۔ ان میں سے ایک قدامت مادہ و روح کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت کو فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اس رسالہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍ ہے۔ اور دفتر سبھاء مذکور سے ملسکتی ہے۔

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز

مرتد غلام حیدر کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا جواب ہے۔ مصنفہ ابو النصر مولوی سید ناصر علی صاحب اٹاوی۔ نعرۂ حیدری کا جواب ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ پس اُسی کے پہلو بہ پہلو رکھنے کے یہ رسالہ ہے۔ اگرچہ ہمین اس بات کا افسوس ہے۔ کہ آریون کی دریدہ دہنی سے جو گند نکل رہا ہے۔ اس سے ہمارے بعض نمازی بھائیون کے کپڑے ناپاک ہونے لگے ہیں۔ مگر اس زمانے میں دیو یا بھوت ہی ایسا نکلا ہے۔ کہ بجز لاتون کے نکلتا نہیں۔ تو پھر مسلمان کیا کرین یہ رسالہ بھی دفتر دیا نند مت کھنڈن سبھا دہلی سے بقیمت ۱؍ ملسکتا ہے۔

انصار بدر

والا مضمون پڑھ کر راقم ناکارہ بھی کمال شوق سے اخبار بدر کی امداد ازبس ضروری جان کر تائید کرتا ہے۔ کہ واقعی اور لاریب بدر کی کارگذاری اور خدمت دین اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ انصار بدر ضرور ضرور اس کی حمایت فرماوین ہر ایک خریدار حتی المقدور سالانہ قیمت پر اضافہ کردین۔ آہ! بدر عین وقت پر ہر ایک بھائی تک رسید ہوتا ہے۔ حتی کہ بعض اوقات کئی موانع لاحق حال بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدر کو اس سے بھی کہین بڑھکر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ضرور ضرور بدر لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔ اس کے منیجر صاحب اور اڈیٹران کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ راقم ایک رائٹر کوئی سوداگر تاجر یا ملازم نہین ہون۔ مگر یہی دل چاہتا ہے کہ تن من دھن ہی جملہ اخبارات رسالجات سلسلہ احمدیہ پر قربان ہوجاوے تو کم ہے۔ واقعی مجھے خوشنودی ہوتی ہے۔ جب کہ اس قسم کی تحریک ہوتی ہے اس خطوط نویسی کی حیثیت میں بھی بحمد اللہ کئی رسالے عاجز کے پاس آتے ہیں۔ بعض کی اُن میں سے ڈبل قیمت بھی ادا کرتا ہون۔

الغرض راقم غریب الوطن کو لاریب خوشی ہے اور کہ بدر اپنی نظیر آپ ہے۔ اور قابل امداد ہے۔ لہذا معروض ہون۔ کہ سال کا پرچہ ۵ جلد ۱۰ پانچ روپے بر نام بندہ وی پی کرین اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ تو دل کھول کر ان کا رہائے خیر میں دیا جاوے۔ محمد عمر الدین۔ رائٹر۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

درخواست دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے تو سب دوست دُعا کرتے ہی ہین۔ مگر برادر حامد حسین صاحب میرٹھی احباب کی خدمت میں اس درخواست کا ثواب خصوصیت سے لینا چاہتے ہین کہ حضرت کی درازی عمر اور صحت و عافیت کے واسطے دُعا کی جاوے۔

(۲) برادر خیر الدین صاحب احمدی مقدمہ مسجد کے معاملہ میں احباب سے درخواست دُعا کرتے ہین۔

فروخت زمین

قریباً اکیس ۲۱ مرلہ سفید زمین بحساب ۲۰ روپے مرلہ میرے مکان کے قریب جو ایک دوست کی مملوکہ ہے قابل فروخت ہے۔ خط و کتابت میری معرفت ہو۔ ایڈیٹر

المسیح بخیریت

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ زخم بھر رہا ہے بہت تھوڑا باقی ہے بخار نہین ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے ضعف ہے۔ مگر بہ نسبت سابق کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرما لیتے ہین احباب دُعا کرنے کے ثواب میں شامل رہین۔ حضور صبح شام کچھ حصہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا سُنا کرتے ہیں۔

"ماہوار رسالہ احمدی"

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل کا زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم مغفور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار المحدیث اور مرقع قادیانی و الہامات مرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شیعہ گولڑوی۔ شاہجہانپوری۔ بھوپالوی۔ سہسوانی۔ میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱۲ سالانہ مع محصولڈاک ہے احمدی برادران بہت ہی جلد پانچسو درخواست پوری کردین تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہوجاوے۔ المشتہر۔ عاجز قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار الحق۔ دہلی

دھوکہ سے بچو

گولیکی کے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص وہاں پہونچا اور بیان کیا۔ یعقوب شاہ میرا نام۔ سوات بنیر کی طرف مقام ہے قادیان گیا تھا۔ راہ میں لوٹا گیا۔ اس پر اسے چندہ کرکے دیا گیا۔ عجیب بات ہے۔ کہ راہ میں کوئی لُٹے اور نقصان پورا کرنے کے لئے رستے کے شہر چھوڑ کر گولیکی پہونچے۔ میں اگلی اشاعت میں اس کا حلیہ شائع کرونگا۔ احباب خود کیون بیداری سے کام نہین لیتے تاکہ ایسی فریب بازیون سے محفوظ رہین۔

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - جس میں حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہیں۔ عصہ کے ۱۲۵ - ۸ر کے ۵۰ - سہ کے ۲۵۰ اس سے کم فی کتاب - منگوا کر تقسیم فرماویں

دُرِّ ثمین اُردو کامل - حضرت مسیح موعود کے ابتدا سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار - غیر مجلد ۳ر مجلد ۵ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول - حضرت کے دعاوی کا ثبوت - مدلل قابل دید ۳ر

ظہور المسیح - وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۶ر

کتاب الصیام - نماز روزے کے مسائل ۰ر

سنت احمدیہ - نماز روزے کے تمام مسائل - قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں۔ ۴ر

کفارہ - کفارہ عیسائیان کی تردید میں عقلی نقلی دلائل ۳ر

مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ر - دفتر بدر سے طلب فرمائیے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مبہی - مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے عنقریب بدر سے بہ اوائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ وی پی طلب بارسل ہوسکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز للعہ

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا - فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۴ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں - شرائط حسب ذیل میں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھی ہے جو صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۴ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ بدونہ جواب کے جواب - (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس بھیجا دی گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کرنا ہوگا کہ بدون اجازت مہتمم یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔ المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈیالہ ڈاکخانہ سب آفس کھونڈ یانوالہ ضلع لائل پور

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۹/۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے - فوراً پتہ ذیل سے منگوالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور دوسٹ ہند سے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی آل گدی - فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی - فی بکس (۱۰ر)

المشتہر - جیون مل کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

کشتہ و سُرمہ للعہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں - ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں - صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں - **کشتہ جریان** اپنی دوات جو پیتا ہے آگے پیچھے آتی ہے - بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ عہ بدرقہ و محصولڈاک (ستے ر)

سُرمہ - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے - اس کے اعلیٰ اجزا ہیرا اور موتی ہیں - یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۱۲ - محصول بذمہ خریدار

المشتہر - عبد الرحمان - کاغانی - احمدی - قادیان (گورداسپور)

الخطبہ

شہدی سادات میں سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں میں سے ہے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا - خط و کتابت حضرت کی خدمت میں یا معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو سکتی ہے۔

۲ - ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت - بائیس سال عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے - شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۱ کے ٹکٹ بھیجکر۔

رسید زر

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء

جناب فیاض الدین صاحب ۱۲۹ للعہ جناب عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ للعہ
جناب عبد العزیز صاحب ۱۹۶۸ للعہ جناب عبد اللہ صاحب ۹۳۶ ہے
ایوب احمد صاحب ۲۳۲۶ ہے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں - اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا ہو - تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے - کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۰ برس سے مشہور اور بچے بڑوں ہیضہ کی انمول دوا ہے - گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک عیال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی - اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر - محصول ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگا کر ملاحظہ فرماویں

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۸/۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے بالوں کو سیاہ بھونرا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت - ادھر لگاؤ - اُدھر خشک ہوجاتا ہے چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلیئے نیز سردیوں میں نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے - علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ میں بہر حد ثابت ہوئیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں - سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ - حبوب آتشک فید جن ۱ر - حبوب بواسیر خونی و بادی قیمت فی ڈبیہ عہ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ - سفوف جریان عہ - حبوب مبہی فی درجن ۶ر - نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ آٹھ آنے - محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ